بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۳ صفر ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۳ صلح ۱۳۵۸ہش ۔ ۲۳ جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۳ جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ اور ہر لحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

• حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ سر اور کندھوں میں درد کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رہے آمین

• حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ کرم ۷۸-۱۲-۲۹ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں خاکسار کے بیٹے عزیز امتیاز احمد بی کام کا نکاح ہمراہ عزیزہ روبینہ ناصرہ بنت مکرم محمود احمد صاحب بشیر آف جھنگ بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین اور دونوں خاندانوں کے لئے موجب برکت و سعادت بنائے

خاکسار مشتاق احمد ظہیر ویلفیئر پرسانل منیجر بابری کاٹن ملز و ڈی ملوچ کاٹن ٹیکسٹائل ملز کوہاٹ

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو جنرل کیمسٹری۔ فزکس اور ریاضی کے مضامین میں ایم ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ بی ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔

خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں دو چھوٹے سائز کی فوٹو اور ڈگریوں کی فوٹو سٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ

ایک ضروری التماس

جامعہ احمدیہ کے ہر طالب علم کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ آخری امتحان (شاہد) کے وقت ایک تحقیقی مقالہ بھی پیش کرے۔ جو کسی تاریخی مذہبی معاشی یا اقتصادی وغیرہ مسائل سے متعلق اور ایک خاص علمی معیار کا حامل ہوتا ہے بعض احباب وقتاً فوقتاً ان مقالہ جات کے لئے عناوین تجویز فرماتے رہتے ہیں۔ آج کل بھی ایک کلاس کے لئے تحقیقی مقالہ جات کے عناوین زیر غور ہیں اس لئے احباب جماعت سے التماس ہے کہ اس سلسلہ میں وہ اپنی اپنی تجاویز اور عناوین سے ۳۱ جنوری تک مطلع فرمائیں۔ تاکہ مقالہ کی تیاری میں ان تجاویز کو مدنظر رکھا جا سکے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

بحرِ عرفان کے موتی۔ جوامع الکلم۔ جواہر الکلام

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خُلقِ عظیم پر قائم کیا گیا۔

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ میں لفظ عظیم انتہائے کمال کی طرف اشارہ کرتا ہے

فرمانِ باری تعالیٰ

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ (القلم ۴-۵)

ترجمہ۔ اور تجھے خدا کی طرف سے ایک ایسا بدلہ ملے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ (اس کے علاوہ ہم یہ بھی قسم کھاتے ہیں کہ) تو (یعنی تیری تعلیم اور تیرا عمل) نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خُلُقُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ (مسلم)

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کریم کے عین مطابق تھے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اللہ جلشانہ نے اپنے نبی کریمؐ کے حق میں فرمایا وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى۔ اس آیت کے اس جگہ وہ معنے لینے چاہئیں جو آیت کے سباق و سیاق سے ملتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ اللہ جلشانہ نے پہلے آنحضرتؐ کی نسبت فرمایا۔ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰى۔ یعنی خدا تعالیٰ نے تجھے یتیم اور بے کس پایا اور اپنے پاس جگہ دی۔ اور تجھ کو ضال (یعنی عاشق وجہ اللہ) پایا پس اپنی طرف کھینچ لایا۔ اور تجھے درویش پایا پس غنی کر دیا۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۷۰)

"اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم ان اخلاق فاضلہ کا جامع ہے۔ جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ تو خُلقِ عظیم پر ہے اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اس چیز کی انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے ..... اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں تک اخلاق فاضلہ و شمائل حسنہ نفس انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ وہ تمام اخلاق کاملہ تامہ نفس محمدی میں موجود ہیں۔ پھر یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۳ حاشیہ در حاشیہ ۳)

پبلشر۔ مسعود احمد۔ پرنٹر۔ سید عبد الحی۔ مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا منصوبہ ہے

وہ احباب جماعت جنہوں نے اس منصوبہ میں اپنی آمد کے مطابق وعدے لکھوائے تھے اپنے وعدے جلد پورے کرنے کی طرف توجہ کریں

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ منقول از خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ نومبر ۱۹۷۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"دوستوں کو یاد ہوگا کہ ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر میں نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی" منصوبے کا اعلان کیا تھا۔ اصل منصوبہ تو بعض بنیادی کاموں کی تکمیل ہے تاکہ جب ہم غلبۂ اسلام کی صدی میں داخل ہوں تو ہماری راہ میں اپنی غفلتوں کی کوئی روک نہ ہو لیکن ان بنیادی کاموں کی تکمیل کے لئے رقم کی بھی ضرورت ہے اس رقم کی ضرورت صرف پاکستان ہی میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں جہاں جہاں بھی احمدی بستے ہیں ان ممالک میں ان رقوم کی ضرورت ہے کیونکہ اس منصوبہ کی تکمیل صرف ایک ملک سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ ساری دنیا سے تعلق رکھتی ہے اس لئے کہ یہ منصوبہ ہے ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا .... پہلے خیال تھا کہ اس منصوبہ سے تعلق رکھنے والا جو مالی مطالبہ ہے اسے سولہ سال پر تقسیم کیا جائے لیکن بعد میں جو حالات پیدا ہوئے اس کے نتیجہ میں ہمیں اسے پندرہ سال پر تقسیم کرنا پڑا۔

اس وقت میں نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ وہ ہزارہا مخلص احمدی نوجوان جو اس وقت تو روزی نہیں کما رہے لیکن (اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت ڈالے اور جو ہنر وہ سیکھ رہے ہیں خدا کے فضل سے اس میں وہ ترقی کریں) وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے آئندہ کی آمد کو مد نظر رکھتے ہوئے بھی وعدے لکھوا سکتے ہیں اور اس گروہ میں سے بہتوں نے اپنے وعدے لکھوا دیئے تھے۔ لندن میں انہوں نے مجھے بتایا کہ ہمارا جو ایک سال کا حصہ بنتا ہے یعنی تقریباً چالیس ہزار پاؤنڈ اس میں سے تین ہزار پاؤنڈ اس نیچے مخلص احمدی گروہ کا ہے جنہوں نے ابھی کمانا شروع نہیں کیا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے اس رقم کو ابھی اس سال میں شامل نہ کرو وہ تو اگر آپ جمع نہ کر سکیں تو آپ کے اوپر کوئی حرف نہیں آئے گا۔

میں قوی امید رکھتا ہوں

اور ہر وقت دعائیں کرتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس نسل کی امیدوں سے زیادہ انہیں دنیا کے اموال بھی دے تاکہ جس جذبہ کے ساتھ انہوں نے خدا کی راہ میں مالی قربانیاں پیش کی ہیں (نہ صرف اس منصوبہ کے سلسلہ میں بلکہ اور دوسرے منصوبوں میں بھی) اس کے مطابق اپنے وعدوں سے زیادہ وہ ادائیگی کر سکیں لیکن بہرحال وہ ادائیگیاں تو اپنے وقت پر ہوں گی۔ پھر ایک دوسرا گروہ ہے جنہوں نے آئندہ بڑھنے والی آمد کی توقع پر زیادہ وعدے کئے ہیں وہ حصہ جو توقع کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس کے لئے انہوں نے اللہ پر بھروسہ رکھا ہے اور خدا تعالیٰ ان کے اس اعتماد کو ضائع نہیں کرے گا اور ان کی دولت اور ان کے اموال میں برکت ڈالے گا۔ انشاء اللہ۔ لیکن جو وہ اس وقت کما رہے ہیں اس کے لحاظ سے وعدے کا پندرھواں حصہ پہلے سال میں اور پندرھواں حصہ دوسرے سال میں یعنی دو سالوں کو ملا کر ۲/۱۵ تو انہوں نے بہرحال پہلے دو سال میں ادا کرنا ہے .... اس وقت میں بڑی عمر کے ان لوگوں سے مخاطب ہوں جنہوں نے اپنی آمد کے مطابق وعدے لکھوائے تھے کہ وہ اپنے وعدے پورے کریں۔ غالباً فروری میں دوسرا سال ختم ہو رہا ہے۔ وہ اپنے وعدے کے مطابق اپنا حصہ ادا کریں۔ پاکستان میں بھی اور باہر کے ممالک میں بھی .... ہماری دولت یہ سونا چاندی کے سکے اور دوسرے جواہرات کے انبار نہیں ہیں۔ ہماری دولت تو وہ مخلص دل ہے جو ایک مومن سینہ کے اندر دھڑک رہا ہے۔ جب تک یہ دل ہمارے ہیں اور جب تک ان سینوں کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے پیسے کی کسے پرواہ ہے وہ تو اگر ضرورت پڑی تو اللہ تعالیٰ ہمارے لئے آسمان سے پھینکے گا اور زمین ہمارے لئے دولت اگلے گی۔ اگر ہمیں کسی جگہ یہ تدبیر اور راہ ہیچ کرنے کی کوشش کی گئی تو ہماری کوشش کے بغیر یہ ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو کسی نے کہا کہ یہ تو کوئی استعارہ ہوگا اور تمثیلی زبان ہوگی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا اور وہ بچ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم خدا کی قدرتوں پر ایمان نہیں رکھتے۔ آپ نے فرمایا کہ مسیح اور مہدی کا کام مداریوں کی طرح تماشا دکھانا تو نہیں لیکن میں (یعنی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) تمہیں کہتا ہوں کہ اگر دنیا مجھے بھی شعلہ اٹھتے ہوئے تنور کے اندر پھینک دے تو وہ آگ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ٹھنڈی ہو گئی تھی وہ میرے لئے بھی ٹھنڈی کر دی جائے گی۔

پس اصل چیز جس کی ہمیں فکر کرنی چاہیئے وہ ہماری اپنی ہی کمزوریاں ہیں اپنی ہی غفلتیں ہیں اپنی ہی بے پرواہیاں ہیں۔ باقی اللہ تعالیٰ تو دے رہا ہے دینے کے لئے تیار ہے اور دیتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!"

(الفضل ۱۳ دسمبر ۱۹۷۵ء)

امراء اضلاع اور امراء جماعت کی توجہ کے لئے

امراء جماعت و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ نیز امراء اضلاع کی خدمت میں بطور یاد دہانی درخواست ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا پانچواں مرحلہ ختم ہونے میں اب صرف تھوڑا وقت باقی ہے۔ مہربانی فرما کر اپنی جماعت کا جائزہ لیجئے ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس کی طرف سے اس کے کل وعدہ کا ۵/۱۵ حصہ رقم وصول نہ ہو جائے۔ نیز اگر کسی دوست کے ذمہ بقایا ہو تو وہ بھی وصول کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

نجات پانے کی ایک راہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۵)

انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ سہ ماہی امتحانوں میں شریک ہو کر حضور کی کتب سے استفادہ کریں۔ سال رواں کا پہلا سہ ماہی امتحان ۲۳ مارچ کو ہوگا۔ نصاب یہ ہے:- ترجمہ پارہ ۱۹ ربع سوم۔ تجلیات الٰہیہ۔ نصاب بنیادی معلومات صفحہ ۱ تا صفحہ ۳۶۔ کتاب تجلیات الٰہیہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے مل سکتی ہے بنیادی معلومات کا نصاب دفتر سے طلب فرمائیے!

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا۔ مکرم راجہ زین العابدین صاحب دار البرکات ربوہ ۱۰۰/- روپیہ برائے امداد نادار مریضان بھجواتے ہوئے درخواست کرتے ہیں کہ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں!

(مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفاتِ مسیح اور احیاءِ اسلام

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

(۷)

لٰکِنْ شُبِّهَ لَهُمْ کی حقیقت افروز تفسیر

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے آیت لٰکِنْ شُبِّهَ لَهُمْ کی حقیقت افروز تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"رہا لفظ شُبِّهَ لَهُمْ سو اس کے وہ معنی نہیں جو سمجھے گئے ہیں اور نہ ان معنوں کی تائید میں قرآن اور احادیث نبویہ سے کچھ پیش کیا گیا ہے بلکہ یہ معنے ہیں کہ موت کا واقعہ یہود پر مشتبہ کیا گیا۔ وہ یہی سمجھ بیٹھے کہ ہم نے قتل کر دیا ہے حالانکہ مسیح قتل ہونے سے بچ گیا۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ اس آیت میں شُبِّهَ لَهُمْ کے یہی معنے ہیں اور یہ سنت اللہ ہے۔ خدا جب اپنے محبوبوں کو بچانا چاہتا ہے تو ایسے ہی دھوکہ میں مخالفین کو ڈال دیتا ہے۔ ہمارے نبی جب غارِ ثور میں پوشیدہ ہوئے تو وہاں بھی ایک قسم کے شُبِّهَ لَهُمْ سے خدا نے کام لیا۔ یعنی مخالفین کو دھوکہ میں ڈال دیا کہ انہوں نے خیال کیا کہ اس غار کے منہ پر عنکبوت نے اپنا جالا بنا ہوا ہے۔ اور کبوتری نے انڈے دے رکھے ہیں۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ اس میں آدمی داخل ہو سکے۔ ۔ ۔ ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تب بھی یہ عادت اللہ ظہور میں آئی ابراہیم آگ سے جدا نہیں کیا گیا۔ اور نہ آسمان پر چڑھایا گیا۔ لیکن حسب منطوق آیت قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا [1] آگ اس کو جلا نہ سکی۔ اسی طرح یوسف بھی جب کنوئیں میں پھینکا گیا۔ آسمان پر نہیں گیا بلکہ کنواں اس کو ہلاک نہ کر سکا۔ اور ابراہیم کا پیارا فرزند اسمٰعیل بھی ذبح کے وقت آسمان پر نہیں اٹھایا گیا تھا بلکہ چھری اس کو ذبح نہ کر سکی۔ ایسا ہی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم محاصرہ غارِ ثور کے وقت آسمان پر نہیں گئے۔ بلکہ خونخوار دشمنوں کی آنکھیں ان کو دیکھ نہیں سکیں۔ اسی طرح مسیح بھی صلیب کے وقت آسمان پر نہیں گیا۔ بلکہ صلیب اس کو قتل نہیں کر سکا۔ غرض ان تمام نبیوں میں سے کوئی بھی مصیبتوں کے وقت آسمان پر نہیں گیا۔ ہاں آسمانی فرشتے ان کے پاس آئے۔ اور انہوں نے مدد کی۔ یہ واقعات بہت صاف ہیں۔ اور صاف طور پر ان سے ثبوت ملتا ہے کہ حضرت مسیح آسمان پر نہیں گئے۔ اور ان کا اسی قسم کا رفع ہوا جیسا کہ ابراہیم اور تمام نبیوں کا ہوا تھا۔ اور وہ آخر وفات پا گئے"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴۱-۱۴۲)

[1] سورۃ الانبیاء آیت ۷۰

انکشاف قبر مسیح کا ابتدائی ردّعمل

عیسائی پادری اور ان کے ہمنوا بعض علمائے کرام شروع ہی سے حضرت مہدی موعود کے خلاف متحدہ قومی محاذ قائم کئے ہوئے تھے۔ اور آپ پر بغاوت کا الزام لگا کر انگریز حکومت کو آپ کے خلاف اکساتے آ رہے تھے۔

("توضیح الاقوال" مؤلفہ پادری عماد الدین صاحب۔ "اشاعۃ السنہ" جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۸ ایڈیٹر "مولانا" محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈووکیٹ اہلحدیث۔ "کلمہ فضل رحمانی" صفحہ ۲۳ از قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی کورٹ انسپکٹر لدھیانہ)

یہ لوگ قبر مسیح کے انکشاف کے بعد اور بھی زیادہ مشتعل اور غضبناک ہو گئے۔ چنانچہ شمالی ہند کے ایک با اثر حنفی عالم دین نے انگریزی حکومت کو انتباہ فرمایا کہ

"گورنمنٹ کو اپنی وفادار مسلمان رعایا پر اطمینان ہے اور گورنمنٹ کو خوب معلوم ہے کہ مرزا جی جیسے مہدی مسیح وغیرہ بننے والے ہی کوئی نہ کوئی آفت سلطنت میں برپا کیا کرتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ مرزا جی نے تو مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے کہ مہدی و مسیح کا یہی زمانہ ہے اور قادیان ضلع گورداسپور میں وہ مہدی و مسیح بیٹھا ہوا ہے وہ **کسر صلیب کے لئے مبعوث ہوا تا کہ عیسویت کو محو کر کے اسلام کو روشن کرے** ۔ ۔ ۔ گورنمنٹ کو ایسے اشخاص کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیئے"

("تازیانہ عبرت" صفحہ ۹۳-۹۴ طبع دوم از "شیر اسلام جناب مولوی محمد کرم الدین دبیر")

جہاں تک مسیحی کلیسا کا تعلق ہے اس کے لیڈروں نے ایک طرف تو قبرِ مسیح کو فرضی چبوترہ قرار دیا ("حضرت عیسوی" از پادری اکبر مسیح صفحہ ۱۵۱) دوسری طرف ایک سازش یہ کی کہ پادری مارٹن کلارک کے ذریعہ اگست ۱۸۹۷ء میں آپ کے خلاف اقدام قتل کا ایک جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا۔ جس میں بعض علماء سے بھی آپ کے خلاف گواہی دلوائی جنہیں بعد کو انگریزی حکومت نے چار مربع زمین سے بھی نوازا (اشاعۃ السنہ جلد ۱۸ نمبر ۱ صفحہ ۴ ایڈیٹر مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈووکیٹ اہلحدیث)

عیسائیوں نے تو یہ خونی مقدمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تختہ دار پر لٹکانے کے لئے کھڑا کیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے گورداسپور کے جج مسٹر ولیم ڈگلس (پہلا طوس ثانی) کے دل پر ایسا تصرف کیا کہ انہوں نے آپ کو باعزت طور پر بری کر دیا نیز کہا کہ آپ ان عیسائیوں پر مقدمہ کر سکتے ہیں۔ مگر آپ نے فرمایا۔

"میں مقدمہ کرنا نہیں چاہتا
میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے"

(لیکچر لدھیانہ صفحہ ۲۳)

بشپ لیفرائے کی شکست اور اسلام کی فتح مبین

اس واقعہ پر ابھی تین سال بھی نہیں ہوئے تھے۔ کہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کو اسلام اور عیسائیت کے اس دائر شدہ مقدمہ کا پہلا فیصلہ صادر ہو گیا۔ اور وہ اس طرح کہ مشہور بشپ پادری جارج الفریڈ لیفرائے (۱۸۵۴ء-۱۹۱۹ء) نے لاہور میں دھوم دھام سے ایک پبلک لیکچر دیا کہ محمد صاحب تو فوت ہو چکے اور ان کی قبر مدینہ میں موجود ہے مگر یسوع مسیح کی نسبت خود مسلمانوں کو مسلّم ہے کہ وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص مرید اور محب صادق جنہوں نے کچھ عرصہ بعد احمدیہ مسلم مشن امریکہ کی بنیاد رکھی یکایک کھڑے ہو گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم مبارک کا لکھا ہوا مضمون پڑھ کر سنایا۔ یہ مضمون حضور نے اس جلسہ سے صرف ایک دن قبل تحریر فرمایا تھا جسے وہ راتوں رات قادیان سے چھپوا کر عین وقت پر لاہور پہنچے تھے۔ اس مضمون کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس میں بشپ صاحب کی پوری تقریر کا مسکت جواب موجود تھا لوگ حیران تھے کہ بشپ صاحب کی تقریر کے خاتمہ پر اتنا زبردست مضمون چھپ کر شائع کیسے ہو گیا۔ حضرت اقدس نے اپنے اس پرشوکت مضمون میں یسوع مسیح کی وفات کے ناقابل تردید ثبوت دیئے۔ اور بتایا کہ زندہ نبی صرف محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی تاثیر و برکات کا ایک زندہ سلسلہ قیامت تک جاری ہے۔ اور اس کا ایک زندہ نمونہ میں موجود ہوں کہ کوئی قوم اس بات میں میرا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مضمون کے آخر میں حضور نے تحریر فرمایا:۔

"خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے۔ اور زندہ رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں۔ اور خدا وہی

ایک خدا ہے جو کلمہ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ میں پیش کیا گیا
ہے۔"
(مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۶۷)
ناشر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ

جونہی یہ مضمون ختم ہوا فضا "اسلام زندہ باد" کے نعروں سے گونج اٹھی۔ اور بشپ لیفرائے کے چہرہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ اور انہوں نے صرف یہ کہہ کر اپنی جان بچائی کہ معلوم ہوتا ہے کہ تم مرزائی ہو۔ ہم تم سے گفتگو نہیں کرتے۔ ہمارے مخاطب عام مسلمان ہیں۔ اس وقت مجمع میں مسلمانوں نے جن کی ایک کثیر تعداد موجود تھی بالاتفاق کہا کہ مرزائی اگرچہ کافر ہیں۔ مگر آج اسلام کی عزت انہوں نے رکھ دکھائی ہے۔
(الحکم ۱۴ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۵ کالم ۱)

برصغیر پاک و ہند کے ایک نامور عالم جناب مولانا نور محمد صاحب نقشبندی چشتی مالک اصح المطابع دہلی نے اسلام کی عیسائیت کے مقابل اس نمایاں فتح کا ذکر نہایت ولولہ انگیز اور پُر جوش الفاظ میں فرمایا ہے جس سے اس زبردست معرکہ کی حقیقی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

"....اسی زمانہ میں پادری
لیفرائے پادریوں کی ایک
بہت بڑی جماعت لے کر اور
حلف اٹھا کر ولایت سے چلا۔
کہ تھوڑے عرصہ میں تمام
ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔
ولایت کے انگریزوں سے
روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ
کی مدد کے مسلسل وعدوں کا
اقرار لے کر ہندوستان میں داخل
ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا۔۔۔
حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر جسم
خاکی زندہ موجود ہونے اور
دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون
ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس
کے خیال میں کارگر ہوا تب مولوی
غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے۔
اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ
جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے
انسانوں کی طرح فوت ہو کر دفن
ہو چکے ہیں۔ اور جس عیسیٰ کے
آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔ پس
اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو
قبول کر لو۔ اس ترکیب سے
اس نے لیفرائے کو اس قدر
تنگ کیا کہ اس کو پیچھا چھڑانا
مشکل ہو گیا اور اس ترکیب
سے اس نے ہندوستان
لے کر ولایت تک کے پادریوں
کو شکست دے دی۔"
(دیباچہ قرآن صفحہ ۳)

اسلام کا فتح نصیب جرنیل

اسی طرح برصغیر کے ایک ممتاز اور مشہور دینی راہنما مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر اپنے اخبار "وکیل" میں آپکو زبردست خراج تحسین ادا کیا۔ اور آپ کو اسلام کا فتح نصیب جرنیل قرار دیتے ہوئے لکھا۔

"وہ وقت ہرگز لوح قلب
سے نسیاً منسیاً نہیں ہو سکتا
جبکہ اسلام مخالفین کی یورشوں
میں گھر چکا تھا اور مسلمان
جو حافظ حقیقی کی طرف سے
عالم اسباب و وسائط میں
حفاظت کا واسطہ ہو کر اس
کی حفاظت پر مامور تھے اپنے
قصوروں کی پاداش میں پڑے
سسک رہے تھے۔ اور اسلام
کے لئے کچھ نہ کرتے تھے۔
یا نہ کر سکتے تھے۔ ایک طرف
حملوں کے امتداد کی یہ حالت
تھی کہ ساری مسیحی دنیا اسلام
کی شمع عرفانی کو سرراہ منزل
مزاحمت سمجھ کے مٹا دینا چاہتی
تھی۔ اور عقل و دولت کی زبردست
طاقتیں اس حملہ آور کی پشت گری
کے لئے ٹوٹی پڑتی تھیں۔ اور
دوسری طرف ضعف مدافعت کا
یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابل
پر تیر بھی نہ تھے۔ اور حملہ اور
مدافعت دونوں کا قطعی وجود
ہی نہ تھا۔۔۔۔ کہ مسلمانوں
کی طرف سے وہ مدافعت شروع
ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب
کو حاصل ہوا۔ اس مدافعت
نے نہ صرف عیسائیت کے
اس ابتدائی اثر کے پرخچے
اڑا دیئے جو سلطنت کے
سایہ میں ہونے کی وجہ سے
حقیقت میں اس کی جان
تھا اور ہزاروں لاکھوں
مسلمان اس کے اس زیادہ
خطرناک اور مستحقِ کامیابی
حملہ کی زد سے بچ گئے
بلکہ خود عیسائیت کا طلسم
دھواں ہو کر اڑنے لگا۔
۔۔۔۔۔۔غرض مرزا صاحب
کی یہ خدمت آنے والی
نسلوں کو گرانبار احسان
رکھے گی کہ انہوں نے
قلمی جہاد کرنے والوں کی
پہلی صف میں شامل ہو کر
اسلام کی طرف سے
فرض مدافعت ادا کیا اور
ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا
جو اس وقت تک کہ مسلمانوں
کی رگوں میں زندہ خون رہے
اور حمایتِ اسلام کا جذبہ
ان کے شعارِ قومی کا عنوان
نظر آئے قائم رہے گا۔"
(اخبار "وکیل" امرتسر مئی ۱۹۰۸ء
بحوالہ سلسلہ احمدیہ قادیان ماہ جون
۱۹۰۸ء صفحہ ۲۰۴)

وہ کاسر صلیب محمدؐ کا ہے غلام
مامور ہے خدا کا امت کا ہے امام
جاری ہوئے ہیں جس سے محمدؐ کے فیض عام
افواج کفر و دجل کی ترکی ہوئی تمام
افواج محمدؐ کا کماندار یہی ہے
اب مومنوں کا قافلہ سالار یہی ہے

اسلام اور عیسائیت کی جنگ اور دو عظیم تغیرات

محمدی فوجوں کے اس روحانی سپہ سالار کے انتقال پر ستر برس گزر چکے ہیں۔ اس عرصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جدید علم کلام کے نتیجہ میں مذہبی دنیا کے اندر زبردست علمی و عملی انقلابات رونما ہو چکے ہیں۔ جن کی تفصیل نہایت ایمان افروز اور ایک مستقل اور مبسوط مقالے کا تقاضہ کرتی ہے۔ مگر یہ مضمون ختم کرنے سے پیشتر اس قدر بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اسلام اور عیسائیت کی اس جنگ میں دو عظیم تغیرات نمایاں طور پر ابھر آئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ عیسائیت کے مقابل اسلام کی فتوحات کا نظارہ دیکھنے کے بعد مسلمانوں کے بہت سے دینی راہنما، مفکر اور اہل قلم وفاتِ مسیح کے قائل ہو چکے ہیں۔ بلکہ اپنی تصانیف اور تقاریر اور مکاتیب میں اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں کہ عقیدہ حیات مسیح قطعی طور پر عیسائیت کی سازش سے اسلام میں شامل کیا گیا ہے

بعض مسلمان شخصیتوں نے نہ صرف قبر مسیح کی تحقیق پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خراج تحسین ادا کیا ہے۔ بلکہ اس پر مستقل لٹریچر بھی شائع کیا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ایک طبقہ نے نزولِ مسیح کی حدیث کا ترجمہ ہی یہ کیا ہے کہ:۔

"عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام
انصاف کرنے والے حاکم
کی حیثیت میں پیدا ہونگے۔"

("خطبات نبوی" از مولانا عبدالقیوم ندوی صفحہ ۲۴۱، "سیرت ائمہ اربعہ" از مولانا رئیس احمد جعفری صفحہ ۵۹۵)

(باقی)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ماہنامہ انصار اللہ

ماہنامہ "انصار اللہ" مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے۔ اس رسالہ نے گزشتہ انیس سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تربیت کی ذمہ داری کو بڑے عمدہ رنگ میں پورا کیا ہے۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اس رسالہ کے متعلق فرمایا کہ

"یہ رسالہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے۔ اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلا پیدا کرنے اور روح کو نئی روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔ پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔"

اس رسالہ کی قیمت صرف دس روپے سالانہ مقرر ہے۔ مجلس شوریٰ انصار اللہ ۱۳۳۸ ہش/۱۹۵۹ء کے فیصلہ کے مطابق ہر مجلس اپنی گنجائش تک کم از کم ایک رسالہ ضرور جاری کرائے۔ اس لئے ناظمین اعلیٰ / ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ / زعماء کرام اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں کہ کوئی ایسی مجلس نہ رہے کہ جہاں پر یہ رسالہ جاری نہ ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط: ۲

اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری رفیقہ حیات

(مکرم عبداللہ صاحب گیانی۔ ربوہ)

اگر کبھی میرے دل میں خیال آیا کہ صدر انجمن احمدیہ سے تعلیمی قرضہ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے یا اپنی غربت ظاہر کر کے بچوں کی خاطر کوئی وظیفہ حاصل کرنے کی درخواست دی جائے تو میری اہلیہ نے ایسا کرنے سے مجھے روک دیا البتہ اپنے رب العزت کے حضور دعائیں برابر کرتی رہی اور اس کی وہ دعائیں اللہ تعالیٰ نے رائیگاں نہیں جانے دیں۔ وہ ایک نہایت ہی دعاگو اور درد مند دل رکھنے والی خاتون تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور ہمارے حالات بدل دیئے۔ میری بیوی قرض اٹھا کر خرچ کرنے کے ساری عمر ہی خلاف رہی۔

غریب پروری

خدا تعالیٰ نے میری بیوی کے دل میں جس کی اپنی زندگی کا بیشتر حصہ غربت اور تنگی میں گزرا، غریبوں کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جو بھی سوالی ہمارے دروازے پر آیا اس نے خالی ہاتھ لوٹانے کی کوشش نہیں کی۔ جو بھی میسر آیا خوشی سے پیش کر دیا۔ بلکہ بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ اس نے اپنی روٹی فقیر کو دے دی۔ اور خود بغیر کھائے کے ہی وقت گزار دیا۔ اور کہا:

"بے شک ہم غریب ہیں مگر یہ
ہم سے بھی زیادہ مستحق ہے
جو مانگنے پر مجبور ہوا ہے۔ میں
ایک وقت بغیر کھائے گزار لوں
گی لیکن اس کی ضرورت پوری
ہو جانی چاہیئے۔"

ہماری گلی میں ایک اور غریب گھرانہ ہے ان کی لڑکی کی شادی نزدیک آ رہی تھی ایک دن میری بیوی نے کہا کہ ان کی مدد کی جائے میں نے اس سے کہا کہ ہم کیا مدد کر سکتے ہیں آپ کو حالات کا علم ہے۔ اس پر کہنے لگی کہ مزہ تو اسی میں ہے کہ تنگی میں دوسروں کی مدد کی جائے۔ اور پھر خود ہی کہا کہ آپ ان کے لئے کمیٹی ڈال دیں۔ چنانچہ اپنی بیوی کے اس نیک مشورے پر میں نے عمل کیا اور دس روپیہ ماہوار کی کمیٹی ڈال دی۔ اتفاق سے دوسرے یا تیسرے مہینے ہی کمیٹی نکل آئی۔ وہ -/۲۰۰ سے زیادہ ہی رقم تھی۔ جو سب کی سب انہیں دے دی گئی۔

اور میں تین سال تک لگاتار دس روپیہ ماہوار قسط ادا کرتا رہا۔ اور اس میں کبھی کوئی کوتاہی نہ کی۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہا کہ اس نے محض اپنے فضل سے اس کی توفیق دی۔

ابھی پچھلی عید الفطر کا واقعہ ہے کہ ہماری ایک جمعدارنی جو کافی عرصہ ہوا ہمارا کام چھوڑ چکی ہے ہمارے ہاں آئی۔ میری بیوی نے مجھ سے کہا اسے -/۲۰ روپے دے دیں۔ میں نے اسی وقت -/۲۰ روپے اسے دے دیئے اور وہ دعائیں دیتی ہوئی چلی گئی۔

اس قسم کے چھوٹے بڑے واقعات بے شمار ہیں جو ان کی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس مختصر مضمون میں ان سب کا ذکر محال ہے۔ وہ صفائی پسند بھی بہت تھی اگر میں خود کسی گلاس میں پانی پیتا تھا تو دوبارہ پانی دینے سے پہلے اسے مانجھ کر ہی پانی دیا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ خواہ آپ نے ہی پانی پیا ہے مگر ہے تو جھوٹا میں صاف کئے بغیر اسی میں پانی نہیں دے سکتی۔

کچھ عرصہ ہوا خدا کے فضل سے ایک کارکن ریٹائر ہوئے میں نے ان کے لئے اپنی جیب سے بیس روپے ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا۔ میں نے جب اس کا ذکر کیا تو بہت خوش ہوئی اور کہنے لگی کہ مزہ تو یہ ہے کہ وہ اس وظیفہ کو لینے کے لئے آپ کے پاس خود نہ آئیں۔ بلکہ آپ خود ہر ماہ ان کے گھر بھجوا دیا کریں۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مرتے دم تک اس کی توفیق عطا کرے۔

گوجرانوالہ میں ہمارے گھر ایک دس بارہ سال کا لڑکا کسی مسجد کے درویشوں کے لئے روزانہ شام کے وقت روٹی لینے آیا کرتا تھا۔ اب کچھ عرصہ سے نہیں آتا۔ میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ یہ غریب لڑکا ہے اسے اچھا سا سوٹ (شلوار قمیض) بنوا دیں۔ میں نے اسے فلیٹ کریپ کا سوٹ بنوا دیا۔ اسی طرح ایک اور یتیم بچے کو سوٹ سلوا کر دینے کی فرمائش کی۔ میں نے اسے بھی پورا کر دیا۔ اس نے مجھ سے دوسروں کے لئے تو بہت سے مطالبات کئے مگر اپنے لئے کبھی کوئی ایسا مطالبہ نہیں کیا۔ جو میرے لئے تکلیف مالا یطاق کا حکم رکھتا ہو۔ میں نے خود جو کچھ لا کر دیا اسے خندہ پیشانی سے قبول کر لیا۔ اور میرے حق میں دعائیں کیں۔

مہمان نوازی

میری بیوی نے عمر بھر مہمان نوازی کا بھی خاص خیال رکھا۔ شروع سے ہی وہ ہر آنے والے مہمان کی آمد کو خدا تعالیٰ کا فضل خیال کرتی تھی اب تو ہمارے حالات خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھے ہیں۔ تنگی کے وقت میں بھی اس نے مہمان نوازی کو بوجھ نہیں سمجھا۔ بلکہ ہمیشہ مہمان کی خدمت کر کے ہی راحت محسوس کی۔ خود فاقہ برداشت کیا۔ مگر مہمان کی مہمان نوازی میں فرق نہ آنے دیا۔ اس تعلق میں ایک واقعہ کا ذکر کر دینا نامناسب نہ ہو گا۔ میرے محترم دوست مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب وٹرنری سرجن جو ان دنوں پنڈی بھٹیاں میں رہتے تھے۔ ایک مرتبہ گاڑی نہ ملنے کی وجہ سے گوجرانوالہ میں رک گئے۔ اور خاکسار کے ہاں آ گئے۔ اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ میری بیوی نے دروازے کے سوراخ سے دیکھا کہ ایک بزرگ صورت انسان کھڑے ہیں۔ اس نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ میں گیانی صاحب کا دوست ہوں۔ اور رات گزارنا چاہتا ہوں۔ صبح حافظ آباد جانا ہے اس وقت حافظ آباد کوئی گاڑی یا بس نہیں جاتی اور دن بھی سردیوں کے تھے۔ میری بیوی نے اپنے لڑکے سے بیٹھک کھلوا دی چارپائی پر بستر لگوا دیا۔ اور کہا کہ آپ بیٹھک میں تشریف لے آئیں اور کھانا بھی لڑکے کے ہاتھ بھجوا دیا علی الصبح ڈاکٹر صاحب موصوف جانے کی تیاری میں تھے کہ میری بیوی نے کہلا بھیجا کہ آپ میرے بزرگ ہیں اور میرے خاوند کے دوست ہیں۔ ناشتہ کے بغیر نہ جائیں۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب ناشتہ کر کے روانہ ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب اس واقعہ کا ذکر کئی مرتبہ مجھ سے کر چکے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ گیانی صاحب آپ اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہی ہو گا۔ خدا نے آپ کو نہایت نیک اور مہمان نواز بیوی عطا کی ہے یہ اس کا آپ پر بہت بڑا احسان ہے۔

۱۹۴۷ء کے ہنگاموں میں ہمارا گھر بھی لوٹ لیا گیا۔ یہاں تک کہ میری بہت سی نایاب کتب جو کم و بیش ساٹھ ستر ہزار روپیہ کی تھیں جلا کر خاک سیاہ کر دی گئیں۔ اور گھر کا سارا سامان اٹھا کر لے گئے۔ یہاں تک کہ پانی پینے کے لئے ایک گلاس تک نہ چھوڑا۔ مگر میری بیوی نے کوئی شکوہ نہ کیا۔ اور راضی برضا رہی حالانکہ اسے گھر کی ایک ایک چیز سے پیار تھا۔ البتہ یہ ضرور کہا کہ ان لوگوں نے اسلام کے نام پر ہمیں لوٹا اور ہم بھی اسلام کی ہی محبت میں لٹ گئے۔ ورنہ ان لوگوں سے ہماری کوئی ذاتی دشمنی یا عداوت تو تھی نہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہتی کہ ۱۹۴۷ء میں تو ہم صرف تن کے کپڑوں کے ساتھ پاکستان آئے تھے۔ اور پھوٹی کوڑی بھی ہمارے پاس نہ تھی اللہ نے اپنے فضل سے بہت کچھ دیا۔ اور اب تو اللہ کا احسان ہے ہمارے پاس باوجود گھر لٹ جانے کے بہت کچھ ہے۔ کوئی بات نہیں خدا اپنا کرم فرمائے گا۔ اور خدا نے اس کی دعائیں قبول کیں۔ اور اپنا فضل فرما دیا۔

میری اہلیہ صاحبہ نے پندرہ بیس سال کا لمبا عرصہ شوگر کی بیماری میں گزارا۔ علاج اور پرہیز میں ہماری طرف سے کوئی کوتاہی نہیں کی گئی مجھے صرف اس بات کا احساس ہے کہ میری بیوی نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ تنگی میں ہی بسر کیا اور جب خوشحالی کا دور آیا تو اس دنیا سے جلد رخصت ہو گئی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مرحومہ بیوی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اس کی تمام کوتاہیاں اور لغزشیں معاف کرے۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھی۔

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

اس کے دو بچوں عابدہ بیگم اور احسان اللہ نے خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ اپنی مرحومہ ماں کی یاد میں فضل عمر ہسپتال میں دو بستروں والا ایک کمرہ بنوا دیں اس کے لئے انہوں نے تین ہزار کا چیک دے دیا ہے اور بقیہ رقم بھی جتنی ضرورت ہو بہفتہ عشرہ تک ادا کر دی جائے گی۔

اللہ میرے ان بچوں کی اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے اور ان کی مرحومہ والدہ پر رحم کرے۔ آمین ثم آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا، انگلستان، غانا وغیرہ بیرونی ممالک کے وفود کی قادیان میں آمد

معزز مہمانوں کے اعزاز میں استقبالیہ اور نمائندگان کی ایمان افروز تقاریر

قادیان یکم صلح (جنوری) جلسہ سالانہ ربوہ سے فراغت کے بعد مورخہ ۳۰، ۳۱ دسمبر کو انڈونیشیا، انگلستان اور غانا وغیرہ ممالک کے وفود واہگہ بارڈر کے راستے زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان وارد ہوئے۔

امریکن وفد تو جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے بعد ربوہ کے سالانہ جلسہ میں شریک ہوا لیکن بعض دیگر ممالک کے وفود جو جلسہ سالانہ قادیان میں شریک نہیں ہو سکے تھے وہ ربوہ کے جلسہ سے فراغت کے معاً بعد جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کی زیارت کے شوق میں یہاں وارد ہوئے۔ چنانچہ مورخہ ۳۰ دسمبر کو انڈونیشیا سے ۲۱ مرد و زن اور غانا (مغربی افریقہ) سے ۹ مرد و زن تشریف۔ انڈونیشیا اور غانا کے بعض معمّر بزرگ اور خواتین خاص طور پر قابل ذکر ہیں جو اتنا لمبا سفر کر کے ربوہ کے جلسہ کے بعد قادیان کے مقدس مقامات کی زیارت کے شوق میں اس قدر تکلیف اٹھا کر تشریف لائے ہیں۔

مورخہ ۳۰ دسمبر کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے قائم مقام امیر مقامی کی صدارت میں اور ۳۱ دسمبر کو محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قائم مقام ناظر اعلیٰ کی صدارت میں استقبالیہ جلسے منعقد ہوئے۔ سب سے پہلے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے معزز مہمانوں کی خدمت میں انگریزی میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے بتایا کہ آپ جو دُور دراز کی مسافت طے کر کے، پیسہ خرچ کر کے وقت کی قربانی دے کر سفر کی کوفت برداشت کر کے قادیان تشریف لائے ہیں آپ میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت اور نشان ہے۔

ایڈریس کے بعد نمائندگان نے جو ایمان افروز تقاریر فرمائیں اُن کا خلاصہ مختصراً ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

جناب احمد صاحب امیر قافلہ انڈونیشیا

آپ نے قادیان میں آمد پر تشکر و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی طرف سے احباب قادیان کو سلام پہنچایا اور انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور اس کے ساتھ ساتھ مخالفین کی ریشہ دوانیوں کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو خاص طور پر دعا کرنے کی تاکیدی درخواست کی۔ پھر جلسہ سالانہ کے تاثرات کے ضمن میں فرمایا کہ جلسہ سالانہ ربوہ کا اجتماع ایک روحانی اجتماع تھا۔ ہر طرف شادمانی اور مسکراہٹیں تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے ساتھ ایسے ترجمان مقرر کر دیئے گئے تھے جو ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب اور دیگر تقاریر کے ملخّص ہماری اپنی زبان میں سُنا کر محظوظ کرتے رہے۔

آپ نے بتایا قادیان پہنچ کر ہم ایک عجیب روحانی سکون و انبساط کی کیفیت اپنے اندر محسوس کر رہے ہیں اور اُن جگہوں پر جہاں حضرت امام مہدی علیہ السلام نے دعائیں فرمائی تھیں ہم بھی دعائیں کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اور ایک نامعلوم جذبہ ہے جو ہمیں بے اختیار ان جگہوں پر رُلاتا ہے۔

جناب مولما صاحب آف زمبیا

انہوں نے فرانسیسی زبان میں تقریر فرمائی اُن کا جوش، جذبہ اور اخلاص اُن کے ہر لفظ سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا تھا جو سب کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث تھا۔

جناب اسمٰعیل اکلاڈر صاحب امیر قافلہ غانا

آپ نے اراکین وفد کا تعارف کرانے کے بعد غانا کے پانچ لاکھ احمدیوں کی طرف سے سلام کا تحفہ پیش کیا اور غانا (مغربی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمات اور جماعت کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حال ہی میں غانا کی جماعت احمدیہ نے قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

جلسہ سالانہ ربوہ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا، ربوہ کی تعمیر و ترقی ایک معجزہ سے کم نہیں۔ وہ جگہ جہاں آج سے ۲۵ سال قبل نہ پانی تھا اور نہ گھاس کا تنکا، آج وہاں گلزار بنا ہوا ہے اور سکول و کالجز اور مساجد کے عالی شان مینار اور پیار و محبت، اخوت و مودت کا ماحول ایک نہ مٹنے والی یادگار ہے۔

جناب الحاج حسن عطار صاحب غانا

غانا کے یہ نمائندے جو ۸۳ سال کے ضعیف العمر بزرگ ہیں اپنی اہلیہ صاحبہ کے ساتھ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہماری ربوہ میں یہ ساتویں اور قادیان میں تیسری زیارت ہے۔ آپ نے بھی غانا میں جماعت کی ترقی اور جلسہ سالانہ ربوہ کے تاثرات مختصراً بیان کئے۔

جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ۔ برمنگھم انگلستان

آپ اُن "سفید پرندوں" میں سے ایک ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف کے مطابق احمدیت میں داخل ہوئے۔ اور نہ صرف ایک پاک اور روحانی انقلاب اپنے اندر پیدا کیا بلکہ اپنی زندگی وقف کر کے انگلستان ہی میں مبلغِ اسلام کے طور پر خدمات بجا لا رہے ہیں۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ۵۷ء اور ۷۲ء کے بعد اب جو میں جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے ربوہ آیا اور تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس میں قیام پذیر ہوا تو نئے طرز کے تمام ضروری سہولتوں سے آراستہ کئی ایک گیسٹ اور لوگوں کا اژدحام اور بے شمار کاروں کی ریل پیل دیکھ کر میں حیران و ششدر رہ گیا۔

آپ نے بتایا کہ اس قدر اژدحام کے باوجود جماعت کا نظم و ضبط قابلِ دید تھا۔ جماعت کے نوجوانوں اور والنٹیرز کے اشاروں پر ہی احباب جماعت و مستورات نہایت سلیقے سے اپنے اپنے راستوں پر چلتے رہے اور پھر اخوت و محبت کے جو نظارے دیکھنے میں آئے وہ بھی ناقابلِ فراموش ہیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطابات اور انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کے دوران حضور کے زرّین ارشادات و نوازشات سے متمتع ہونا ہونا یہ سب کچھ جلسہ سالانہ کی برکات ہیں۔

چوہدری عبد الحفیظ صاحب برمنگھم۔ انگلستان

آپ نے اُردو میں تقریر فرمائی اور جلسہ سالانہ ربوہ کے مختلف کوائف بیان کئے جنہیں ہم اُوپر درج کر آئے ہیں۔ پھر آپ نے برمنگھم اور جلنگھم سے تشریف لائے ہوئے دوستوں کا تعارف کرایا۔ اور انگلستان میں جماعت احمدیہ کی مساعی کا تذکرہ کرتے ہوئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی۔

احباب قادیان کے استفادہ کی غرض سے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے انگریزی تقاریر کا اردو میں خلاصہ سُنایا۔

آخر میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے قائم مقام امیر مقامی نے محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کے قبولِ احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ کے بارے میں کافی معلومات احباب جماعت کو بہم پہنچائیں۔ اسی طرح بعض اَور معزز مہمانوں کے بزرگوں کے واقعات اور ایمان افروز روایات سُنا کر حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

اکثر مہمان مورخہ یکم جنوری ۷۹ء کو بعد نماز فجر واپس روانہ ہو گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مرادیں اور جملہ نیک خواہشات پوری فرمائے اور سفر و حضر میں ان سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قائم مقام ناظر اعلیٰ، محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے قائم مقام امیر مقامی اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ اِن مہمانوں کی ہر طرح سے رہنمائی کرتے رہے۔ اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے موقعہ پر ان کو معلومات بہم پہنچاتے رہے۔ اور محترم چوہدری عبد القدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ و افسر لنگر خانہ کے زیرِ اہتمام مہمان خانہ کے کوارٹرز میں معزز مہمانوں کے مناسبِ حال قیام و طعام کا بندوبست کیا جاتا رہا۔

(بہ شکریہ ہفت روزہ بدر قادیان)

درخواستِ دعا

نسیم احمد خان صاحب (نسیم سٹیل فکسر ٹریڈنگ سنٹر لاہور) کے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے انہیں شدید مالی نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ وہ احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس نقصان سے معجزانہ طور پر بچائے تا اُن کی پریشانی دور ہو۔ آمین

(عبد الرشید کوثر موچی گیٹ۔ لاہور)

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۸۱۶

میں قانتہ درد زوجہ محمد حسن منور صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ کانٹے طلائی ۳ جوڑی وزن ۳ تولہ قیمتی -/۱۸۰۰
۲۔ انگوٹھی طلائی ۴ عدد وزن ۲ تولہ " -/۱۲۰۰
۳۔ ہار طلائی ۲ عدد وزن ۸ تولہ " -/۴۸۰۰
۴۔ گھڑی مالیت -/۲۰۰ روپے
۵۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ قانتہ درد

گواہ شد۔ محمد حسن منور (خاوند موصیہ) آفیسر کالونی لاہور چھاؤنی۔

گواہ شد۔ نور احمد خاں مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۳۸۳۴

میں امۃ الواسع بشریٰ بنت عطاء الکریم شاہد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا جیب خرچ اس وقت -/۱۰ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ امۃ الواسع بشریٰ بنت مولوی عطاء الکریم شاہد صاحب کوارٹر ... دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ عبدالماجد شاہد ولد چوہدری عبدالواحد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ عبدالواحد ولد چراغ دین صاحب مرحوم دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۳۸۳۵

میں مسعودہ ماجد زوجہ عبدالماجد شاہد صاحب قوم سلہری پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نیکلس سیٹ گلوبند کل وزن ۱۱ تولہ قیمت -/۷۱۵۰ روپیہ
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مسعودہ ماجد زوجہ مکرم عبدالماجد شاہد صاحب مکان ۹۲/۲ دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ عبدالماجد شاہد (خاوند موصیہ) دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ عبدالواحد ولد چراغ دین صاحب مرحوم دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

ناصرات کی سالانہ رپورٹ

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ میں ناصرات الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹیں چھپنے سے رہ گئی ہیں۔ جو لجنات سالانہ رپورٹ جلسہ سالانہ کے موقع پر لے گئی ہیں وہ اطلاع دیں تاکہ ان کو ناصرات کی سالانہ رپورٹ بھی بھجوائی جائے۔

آفس سیکرٹری
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دورہ

خاکسار مینیجر الفضل کی حیثیت سے اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں کراچی، حیدرآباد، ملتان وغیرہ شہروں کی جماعتوں میں جا رہا ہے۔ امراء صاحبان، مربی صاحبان اور دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار سے ساتھ ہر ممکن تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ اخبار الفضل دراصل ایک ایسی روحانی نہر ہے جو احمدیت کی کھیتی کو سیراب کرنے والی ہے۔ اس کا ہر احمدی گھر میں جانا تربیت اولاد کے لئے اشد ضروری ہے۔

(خاکسار گیانی عباد اللہ مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ٥ اے میرے رب میرے علم کو بڑھا (القرآن الحکیم) علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے (فرمان رسول اکرمؐ)

بیکار مت بیٹھئے (بیرون ممالک کی بہت زیادہ ڈیمانڈ کے پیش نظر پاکستان میں اپنی نوعیت کا واحد ادارہ) کوئی ہنر سیکھئے

تیاری بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے سلیبس کے مطابق کروائی جاتی ہے

نسیم سٹیل فکسر ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ اندرون موچی گیٹ لاہور

ریگولر اور سپیشل کلاسز میں داخلہ جاری ہے

ہمارا ادارہ جمعہ کے روز بھی کام کرتا ہے!

• الیکٹریشن • موٹر وائنڈنگ بمعہ فارمولا ڈیزائن • ریفریجریشن و ائیر کنڈیشننگ
• ریڈیو • الیکٹریکل سپروائزر • اور ویلڈنگ (گیس و الیکٹرک)

نئی کلاسز عبدالماجد چغتائی (سابقہ پرنسپل راولپنڈی) کی زیر نگرانی شروع کی گئی ہیں!

نیز

• سٹیل فکسر • شٹرنگ کارپینٹر • پائپ فٹر • بلڈنگ پلینٹر • اور کنسٹرکشن فورمین

کم فیس | ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی | کم مدت

نوٹ: تمام میٹریل طلباء کو انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے فری دیا جاتا ہے اور عملی کام کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے عربی بول چال فری سکھائی جاتی ہے (داخلہ جاری ہے۔ کلاسز صبح دوپہر اور شام۔ پراسپیکٹس مفت حاصل کریں۔)

احمدی احباب کے لئے فیس میں ۱۵٪ رعایت

نسیم سٹیل فکسر اینڈ الیکٹرونک ٹریننگ سنٹر اندرون موچی گیٹ لاہور فون 60540 / 55411

برانچ: A/65 کشمیر روڈ نزد جی ٹی ایس سٹینڈ صدر راولپنڈی

عظیم الشان اغراض کے لئے مالی قربانی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"....... ایک معمولی انسان بھی خواہ کتنی ہی شکستہ حالت کا کیوں نہ ہو۔ جب بازار جاتا ہے تو اپنی قدر کے موافق لینے لگے اور اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ لاتا ہے تو پھر کیا یہ سلسلہ جو اتنی عظیم الشان اغراض کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ اس لائق بھی نہیں کہ وہ اس کے لئے چند پیسے بھی قربان کر سکے۔"

(اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم ص۵۴-۵۵)

اللہ تعالیٰ نے سلسلہ احمدیہ کو جن عظیم الشان اغراض کے لئے قائم فرمایا ہے احباب جماعت انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی مالی قربانی کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں چندہ جات شرح کے مطابق اور بروقت ادا کئے جائیں۔ اور صدر صاحبان اور سیکرٹریان ان کی بروقت مرکز میں ترسیل کا اہتمام فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو بڑھ چڑھ کر خدمت دین بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ خدیجہ خاتون صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر فیاض الدین خان صاحب مرحوم کی وفات

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے اطلاع دی ہے کہ انہیں مکرم احمد رضا خان صاحب آف بھاگلپور (بہار) نے لکھا ہے کہ ان کی والدہ محترمہ خدیجہ خاتون صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر فیاض الدین خان صاحب مرحوم مورخہ ۳۰/۱۱ بروز جمعرات بوقت ۴ بجے شام وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے شامل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئی تھیں۔ تقریباً اٹھاسی برس عمر پائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت میں اعلیٰ مقام بخشے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(ناظر خدمت درویشان)

پیشگوئی مصلح موعود پر سلائیڈز

عاجز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی مصلح موعود کے ۵۲ پہلوؤں پر سلائیڈز تیار کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ کی تصاویر درکار ہیں جن میں آپ اکیلے ہوں یا کسی گروپ میں۔ اگر اصلی تصاویر مل سکیں تو زیادہ مفید ثابت ہوں گی۔ مگر مطبوعہ تصاویر سے بھی کام لیا جا سکے گا۔ ایسی تصاویر بحفاظت واپس کر دی جائیں گی۔ انشاء اللہ

(محمد اسمٰعیل منیر۔ استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کے لڑکے رانا جمیل احمد مقیم سویڈن کا نکاح عزیزہ طاہرہ عنبرین بنت چوہدری رحمت اللہ صاحب واثق ساکن لاہور کے ساتھ حق مہر مبلغ -/۲۰۰۰۰ بیس ہزار روپیہ پر قریشی فضل حق صاحب نے مسجد مہدی گول بازار ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ※

※ اس رشتہ کو بابرکت فرمائے۔ آمین

(حاجی عبد المجید از کھیٹ پورہ چک ۶۹ رب ضلع فیصل آباد)

کراچی کے احباب جماعت کیلئے خوشخبری

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے کراچی کے احمدی بھائیوں کی سہولت کیلئے بلال اسٹیٹس کی برانچ کھول دی ہے۔ ربوہ اور ربوہ کے گردو نواح کی کالونیوں میں پلاٹس مکانات کی خرید و فروخت کے لئے کراچی میں:-

محمد ہاشم ملیرز ویڈیو کام الیکٹرانک بالمقابل مسلم کمرشل بنک گلبرگ برانچ فیڈرل بی ایریا کراچی سے رجوع فرمائیں۔

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

فون دفتر ۵۰۸ ○ فون رہائش ۴۰۵

تعلیم القرآن سے متعلق تین اہم ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے درج ذیل ہدایات تعلیم القرآن کے سلسلہ میں دی ہیں۔ تمام اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ ان پر کاربند ہوں:-

(۱) "روزانہ ایک دو آیتوں کا ترجمہ بطور درس مساجد میں سنایا جایا کرے"

(الفضل ۴ر اگست ۱۹۷۷ء)

(۲) "گھروں میں تفسیر صغیر کا ترجمہ دس پندرہ منٹ کے لئے سنایا جائے"

(الفضل ۴ر اگست ۱۹۷۷ء)

(۳) حفظ قرآن کے بارے میں حضور نے تحریک فرمائی ہے کہ سال کے دوران کم از کم ایک پارہ حفظ کریں۔ انصار بھی اس میں حصہ لیں۔ اگر ایک پارہ نہ ہو تو جس قدر ہو سکے اسے غنیمت سمجھیں مگر کوشش ضرور فرمائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۳ر جنوری ۱۹۷۹ء کو میرے بیٹے عزیز منیر احمد وارنٹ آفیسر پی اے ایف کورنگی نے اپنے دفتر میں دل کے عارضہ سے کام کے دوران اچانک وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے محکمہ نے تمام فوجی اعزاز کے ساتھ سلامی دی اور پھر ان کی نعش کو قومی پرچم میں لپیٹ کر پہلے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور اور وہاں سے بذریعہ ٹرک ربوہ پہنچایا۔ ۱۴ر جنوری کو ۱۲ بجے قبل دوپہر مسجد مہدی گول بازار میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد قبرستان عام میں دفن کیا گیا۔ جنازہ اور تدفین میں کثرت سے احباب نے شرکت کی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم حکیم دین محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کرائی۔

اس حادثہ کو کئی روز ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک کثرت سے بہنیں اور بھائی اور عزیز تعزیت کے لئے آ رہے ہیں۔ عزیز مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور چار بچے چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ عزیز کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اور تمام لواحقین کے لئے صبر جمیل کی توفیق کے لئے دعا فرمائیں۔

(حبیب الرحمٰن ملک۔ محلہ دارالبرکات ربوہ)

تقریب رخصتانہ

۲۵ نومبر ۷۸ء کو اخی المکرم لطیف احمد صاحب خلیل ابن محترم مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم سابق مبلغ مغربی افریقہ نے میرے مکان واقع ایبے کوٹہ پر اپنی دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا۔ جس میں محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے امیر و مبلغ انچارج نائیجیریا مشن کے علاوہ ملک کے مختلف حصوں میں مقیم پاکستانی مبلغین کرام اساتذہ اور ڈاکٹر صاحبان نے شرکت فرمائی۔

اخی المکرم لطیف احمد صاحب خلیل کی شادی محترمہ روبینہ نازلی صاحبہ بنت مکرم فخر الدین صاحب گھنی کے ہمراہ ۱۶ر اپریل ۱۹۷۸ء کو ربوہ میں قرار پائی تھی۔ محترمہ روبینہ نازلی صاحبہ ۵ر نومبر کو نائیجیریا پہنچیں۔

دعوت کے اختتام پر محترم امیر صاحب نے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب کرام بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب برکت بنائے۔ آمین!

(مرزا امیر احمد ایم ایس سی ایبے کوٹہ نائیجیریا)

○

الفضل میں اشتہار دیکر اپنے کاروبار کو فروغ دیجئے۔ منیجر

رجسٹرڈ نمبر: ایل ۵۲۵۴